رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعۃ المبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | ۱۹ امان ۱۳۲۷ ہش | ۷ جمادی الاول ۱۳۶۷ ہجری | ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء | نمبر ۶۰

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت فی پرچہ ۱ر

زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تخصیص کا خاتمہ!

صوبہ سرحد میں ایک سرکاری اعلان کے ذریعے زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تخصیص کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں اب ہر شخص کو خواہ اس کے پاس زمین ہو یا نہ ہو زراعت پیشہ ہی تصور کیا جائے گا۔ یہ حکم قانون انتقال اراضی کے ماتحت جاری کیا گیا ہے۔ سرحد وہ پہلا صوبہ ہے جس میں زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ کی تمیز کالعدم قرار دی گئی ہے۔ (ا۔پ)

پنتھک اسمبلی پارٹی غیر مشروط طور پر کانگریس میں شامل ہو جائیگی؟

انڈین پارلیمنٹ اور مشرقی پنجاب اسمبلی کی پنتھک پارٹیوں کو کانگرس میں شامل ہونیکی ہدایت کر دی گئی

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ شرومنی اکالی دل کے صدر گیانی کرتار سنگھ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا انکشاف کیا کہ شرومنی اکالی دل کی ورکنگ کمیٹی نے مرکزی اسمبلی اور مشرقی پنجاب اسمبلی کی پنتھک پارٹیوں کے تمام ممبران کو مشورہ دیا ہے کہ وہ غیر مشروط طور پر کانگریس کی اسمبلی پارٹیوں میں شامل ہو جائیں۔ گیانی کرتار سنگھ نے مزید انکشاف کیا کہ ماسٹر تارا سنگھ اور اُن کے بعض ہمنوا کانگریس پارٹی میں شمولیت کے مخالف تھے لیکن پنتھ کی یکجہتی کو برقرار رکھنے کیلئے انہوں نے اپنی مخالفت سے احتراز کیا۔ پس یہ فیصلہ تمام پنتھ کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کل حکومت ہند کے وزیر دفاع کی رہائش گاہ پر ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس منعقد ہوا تھا جس میں متفقہ قرارداد کے ذریعے یہ اہم فیصلہ کیا گیا۔ اس اجلاس میں ماسٹر تارا سنگھ سردار بلدیو سنگھ، سردار ایشر سنگھ مجھیل، جتھیدار ادھم سنگھ اور بابا ابھے سنگھ موجود تھے۔ (ا۔پ)

یکم اپریل سے پاکستان کے نئے سکے جاری ہو جائیں گے

کراچی ۱۸ مارچ۔ یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے حکومت پاکستان کے نئے سکے اور کرنسی نوٹ جاری ہو جائیں گے۔ یہ سکے ریزرو بنک آف انڈیا کی طرف سے حکومت پاکستان کی لاہور ٹکسال میں بنائے گئے ہیں۔ یاد رہے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک ریزرو بنک آف انڈیا دونوں ڈومینینوں کے لئے مشترکہ بنکر کے طور پر کام کرے گا۔ نئے سکوں میں روپیہ، اٹھنی اور چونی خالص نکل کی ہوں گی۔ باقی چھوٹے سکے مثلاً دونی، اکنی اور ادھنا نکل اور دوسری دھاتوں کی ملاوٹ سے بنائے گئے ہیں۔

یہ سکے قیمت، وزن اور سائز کے اعتبار سے ہندوستانی سکوں کے مشابہ ہیں۔ قریباً ایک سال تک ان نئے سکوں کیساتھ ساتھ ہندوستانی سکے بھی چلتے رہیں گے۔ (ا۔پ)

خان لیاقت علی نئی دہلی روانہ ہو گئے

کراچی ۱۸ مارچ۔ خان لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان آج ایک بجکر ۴۵ منٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی روانہ ہو گئے۔ آپ مشترکہ ڈیفنس کونسل کے اجلاس میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ سردار عبدالرب نشتر وزیر مواصلات اور مسٹر زاہد حسین ہائی کمشنر آپ کے ہمراہ ہیں۔ وزیر اعظم اور سردار عبدالرب نشتر امید ہے ۲۰ مارچ کو واپس کراچی پہنچ جائیں گے۔ (ا۔پ)

پاکستان پارلیمنٹ کا مزید اجلاس ۱۷ مئی کو ہوگا

کراچی ۱۸ مارچ۔ بجٹ سیشن کے اختتام کے بعد پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۲ مارچ کو غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ پاکستان کی مجلس آئین ساز کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۷ مئی ۱۹۴۸ء سے پارلیمنٹ کے اجلاس پھر شروع ہو جائیں گے۔ (ا۔پ)

ڈھاکہ میں قائد اعظم کے استقبال کی شاندار تیاریاں

ڈھاکہ ۱۸ مارچ۔ مشرقی پاکستان کے دارالسلطنت ڈھاکہ میں قائد اعظم کا شاندار خیر مقدم کرنیکی تیاری نہایت زور شور سے ہو رہی ہے۔ سرکاری زعماء اور ممتاز شہریوں کی ایک مشترکہ کمیٹی کی تشکیل کی گئی ہے جسکے ماتحت ۹ سب کمیٹیاں شہر کو مزین اور روشن کرنیکا انتظام کرینگی۔ جونہی قائد اعظم کا جہاز زمین سے چھوئے گا تو اس پر ایک دوسرے ہوائی جہاز کے ذریعہ پھول برسائے جائیں گے۔

پچاس سے زائد دروازوں پر جو مسلم شہداء کی یادگار قائم کرنے کے لئے تعمیر کئے جا رہے ہیں چراغاں کیا جائے گا۔ قائد اعظم کل بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ (ا۔پ)

مستحق مہاجرین کو حکومت کیطرف سے الاؤنس دیا جائے گا

لاہور ۱۸ مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ان مہاجرین کو جو مشرقی پنجاب، دہلی اور ریاستہائے مشرقی پنجاب میں جائیدادیں چھوڑ کر آئے ہیں الاؤنس وغیرہ دیئے جائیں۔ یہ الاؤنس صرف اُن مہاجرین کو دیا جائیگا جن کی جائیداد کی آمدنی ۱۸۰۰ روپے سالانہ تھی۔ ایسے مہاجرین کو جنہیں مغربی پنجاب میں زمین، دکان یا بجز مکان کے اور کوئی جائیداد مل چکی ہے یہ الاؤنس نہیں دیا جائیگا۔ اسی طرح وہ مہاجرین جنہیں مغربی پنجاب یا مغربی پاکستان میں کہیں ملازمت دی گئی اور انہوں نے اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیا وہ بھی اس الاؤنس کے حقدار شمار نہیں ہوں گے۔ یہ الاؤنس صرف اُن لوگوں کے لئے ہے کہ جن کا اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ الاؤنس چھوڑی ہوئی جائیداد کی اصل آمدنی کے ایک تہائی کے برابر دیا جائیگا۔

مہاجرین کو حکومت کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کسٹوڈین کے نام چھپے ہوئے فارموں پر درخواستیں ارسال کر دیں۔ فارم ضلع کے کسٹوڈین کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (ا۔پ)

تین نئی ریاستوں کا پاکستان کے ساتھ الحاق

کراچی ۱۸ مارچ۔ حکومت پاکستان کے محکمہ امور خارجہ کا ایک بیان مظہر ہے کہ ریاستہائے کران، لاس بیلا اور مکران نے پاکستان میں شامل ہونے کے لئے درخواست کی تھی۔ حکومت پاکستان نے ان تینوں ریاستوں کا الحاق منظور کر لیا ہے۔ (ا۔پ)

مسئلہ کشمیر کے متعلق سمجھوتے کی نئی شرائط!

لیک سکیس ۱۸ مارچ۔ آج رات پھر سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ہوگی۔ امید ہے آج کے اجلاس میں کونسل کے صدر ڈاکٹر ٹی۔ ایف سیانگ سمجھوتے کے لئے نئی شرائط پیش کریں گے۔ رائٹر کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر سیانگ کا مصالحتی ریزولیوشن تین اہم امور پر مشتمل ہوگا۔ اول۔ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے کشمیر میں رائے شماری جلد سے جلد سلامتی کونسل کی نگرانی میں ہو۔ دوسرے کشمیر سے ہندوستانی فوجیں رفتہ رفتہ ہٹالی جائیں اور صرف اتنی ہی فوجیں وہاں رکھی جائیں کہ جن کا امن و امان قائم رکھنے کے لئے وہاں مقیم رہنا ضروری ہو۔ سوم۔ رائے شماری کے دوران میں مخصوص تبدیلیوں کے بعد کشمیر کی موجودہ حکومت برقرار رہے۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ تیسری تجویز پاکستانی وفد کے نزدیک ہرگز قابل قبول نہیں ہے۔ نیز انکی طرف سے دوسری تجویز کے بارہ میں بھی مطالبہ کیا جائیگا کہ اس پر مزید روشنی ڈالی جائے کیونکہ یہ اپنی موجودہ شکل میں بالکل مبہم ہے۔ ڈاکٹر سیانگ اب تک ہندوستانی وفد کے ممبران سے ہی زیر بحث مسائل کے متعلق گفتگو کرتے رہے ہیں۔ سنا ہے اب وہ پاکستانی نمائندوں سے بھی مشورہ کرینگے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

اسمبلی میں حکومت مغربی پنجاب پر شدید نکتہ چینیاں

مشرقی پنجاب کے مسلم اراکین اسمبلی کی طرف سے اعتراضات کی بوچھاڑ

آج مغربی پنجاب کی اسمبلی میں عام بحث کا دن تھا۔ ایوان میں ۱۵ ارکان اسمبلی نے تقریریں کیں۔ ان میں سے گیارہ تقریروں میں خالصتہً مہاجرین کو آباد کرنے کے سلسلے میں بد انتظامیوں اور اقربا پروری و نا انصافی کا شکوہ تھا۔ دو کا طریق نہ نکتہ چینی تھا نہ مدح سرائی بلکہ محض تقریر کرنا تھا۔ اور دو میں محض حکومت کے ارکان کے طریق کار کی تائید۔ آنریبل سپیکر کی آمد تک ایوان میں ارکان کی تعداد ۳۰ تھی۔ آج ۱۰ منٹ تک بیگم شاہنواز کو بھی ایوان کی صدارت کا شرف حاصل رہا۔ زائرین کی تعداد معمول سے زیادہ تھی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد اجلاس کا افتتاح

چوہدری محمد حسن

کی تقریر سے ہوا۔ آپ نے آبادکاری سے متعلقہ دیگر عیوب کا ذکر کرنے کے بعد کہا۔ حکومت جب انبالہ ڈویژن کے پناہ گیروں کو سندھ بھجوانے کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنا رہی تھی۔ تو ایسے ایسے طریق اختیار کئے گئے۔ جو جعفری وزارت کے دور میں بھی رائج نہ تھے۔ راؤ خورشید علی اور سعادت علی پر خواہ مخواہ انگیخت کا الزام لگایا گیا۔ آپ نے کہا جب یہاں اراضی نکل سکتی ہے۔ تو ان لوگوں کو اس بھٹی میں کیوں جھونکا جا رہا ہے جو انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

عبد الستار نیازی

نے کہا۔ کہ افسروں کی تنخواہوں میں کمی کی بجائے بھتوں کا اضافہ ہے۔ اور بعض بد قوم ایسے شعبوں پر خرچ کی جا رہی ہیں۔ جو محض جی حضوری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

تعمیری پلیننگ کیجئے

ملک فیروز خان نون نے مہاجرین کے مصائب اور صوبے کی اقتصادی حالت کی نزاکت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہم نے ٹیکسوں سے خسارہ پورا کرنے کے ذرائع تو سوچ لئے ہمیں عوام کی آمد میں اضافے کے طریق بھی سوچنے چاہئیں۔ لاکھوں اور ہزاروں کی آمدنیوں والوں

لاہور ــــــــ اپنے نامہ نگار سے ــــــــ ۱۸ مارچ

کے لئے صرف ۲۵ ایکڑ اراضی کی قید لگا دینا بھی میرے خیال میں قرین مصلحت نہیں۔ کہ ہر ایک کی ضروریات کے مطابق اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں روئی کے کم نرخوں پر بکنے سے جو مغربی پنجاب کے زمینداروں کو نقصان ہوا ہے۔ اس کا بھی بالتصریح ذکر کیا۔

صوفی عبد الحمید کی تقریر

صوفی عبد الحمید صاحب نے آبادکاری کے مسئلہ پر حکومت کے طریق کار پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا یہ بجٹ مزدوروں اور کسانوں کی بہبود سے متعلقہ تجاویز سے معرا ہے۔ یہ محض اعداد و شمار کے ہیر پھیر کا مجموعہ ہو کر رہ گیا ہے۔ جس میں ہر ممکن طریق سے یہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی نہ کسی طرح خسارہ کم دکھایا جائے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ حکومت کے پاس اس وقت بھی کوئی جامع و مانع سکیم نہیں جس پر وہ مہاجرین کو بسا رہی ہے۔ ہر تحصیل میں ہر ضلع میں نظام علیحدہ علیحدہ ہے۔ اور اعزانوازی کے لئے ہر جگہ قانون کو جس طرح چاہے ڈھال لیا جاتا ہے۔ آپ نے کہا۔ نہ صرف ہمارے ضلعوں کی یکجہتی ٹوٹی نہ صرف تحصیلیں ہی منتشر ہوئیں۔ بلکہ ایک ایک خاندان کو کاٹ کاٹ کر سارے پنجاب میں پھیلا دیا گیا ہے مہاجر ایم۔ ایل۔ اے ہر ممکن کوشش کے باوجود اتنے ایماندار نہیں سمجھے جا سکے۔ کہ مشاورتی بورڈ میں بطور رکن شامل کئے جاتے۔ آپ نے کہا۔ مجھے ایک افسر نے نہایت خود دہری سے کہا۔ کہ آپ کو مجبوراً سندھ جانا ہو گا میں کہتا ہوں۔ اگر آپ نے ہم سے یہ سوتیلے بھائیوں کا سا سلوک کرنے کا فیصلہ ہی کر لیا ہے۔ تو صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ واپس چلے جایئے یہاں آپ کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔

وہ فقرے جو داستانوں کے حامل ہیں

صوفی عبد الحمید۔ میں آج بھی وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس وقت بھی حکومت کے پیش نظر پناہ گیروں کے بسانے کے متعلق کوئی جامع و مانع سکیم نہیں ہے

راؤ خورشید علی۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ پناہ گیروں کو سندھ بھیجنے کی سکیم پر کئی لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہاں پناہ گیر ابھی پہنچے بھی نہیں۔ جنہیں زبردستی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے متعدد گاڑیوں میں سے کود گئے۔ متعدد ہندوستان کو لوٹ گئے۔ اور سینکڑوں واپس ملتان آ گئے۔

چوہدری ولی محمد گوہیر۔ اگر ستر سالہ بوڑھا گاندھی، نواکھالی کے دیہات میں پیدل گھوم سکتا ہے۔ تو ہمارے ارکان حکومت کیمپوں کے معائنے کے لئے وقت کیوں نہیں نکال سکتے۔

چوہدری علی اکبر۔ اگر ایڈوائزری کمیٹیوں میں مشرقی پنجاب کے ارکان اسمبلی کو نمائندگی کا حق دیدیا جاتا۔ تو یہ بد اعتدالیاں نہ ہو سکتیں جن کی وجہ سے آج حکومت کو مطعون کیا جا رہا ہے

راؤ خورشید علی کی تنقید

آپ نے کہا مجھے افسوس ہے۔ کہ ہم لوگوں کو آباد کرنے کے سلسلے میں ابھی تک مرکزی اور صوبائی حکومت میں باہم تعاون و اعتماد نہیں ہے۔ مرکز اپنی مرضی کے مشورے کر لیتا ہے۔ صوبائی حکومت اپنی مرضی کے۔ اور پھر لطف یہ کہ جن کے متعلق یہ مشورے کئے جاتے ہیں۔ ان سے مشورے کے لئے میں دونوں اپنی تحقیر جانتے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاجرین کو سندھ بھیجنے کی سکیم پر کئی لاکھ روپیہ خرچ آ چکا ہے حالانکہ وہاں پناہ گیر ابھی پہنچے بھی نہیں۔ ایک گاڑی جو بھیجی گئی تھی متعدد افراد اس میں سے راستے ہی میں اتر گئے تھے۔ بہتر ہے وہاں سے ہو کر لوٹے۔ اور ہزاروں حکومت کے سلوک سے تنگ ہو کر اسی بھٹی میں پھر کود گئے۔ میں ارکان حکومت سے التجا کروں گا۔ کہ وہ اپنی تن آسانی کے پروگرام میں تھوڑی سی تخفیف کر کے ان بھوکوں اور ننگوں کے معائنے کے لئے تھوڑا بہت وقت نکالیں جو کھلے آسمان کے نیچے کیمپوں میں سڑ رہے ہیں۔

آپ کے بعد چوہدری نصر اللہ خان اور چوہدری ولی محمد گوہیر نے بھی برادریوں کو منتشر کر دینے۔ قوموں کی یکجہتی کو توڑ دینے کی پالیسی کی تردید کی۔

مہاتما گاندھی کا پیدل دورہ

گوہیر صاحب نے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ اسلامی سلطنت بنا کر بھی ہم میں وہ روح نہ آئی۔ جو آنی چاہیئے تھی۔ ستر سال کا بوڑھا گاندھی نواکھالی کے علاقہ میں مصیبت زدوں کی پرسش اور ہمدردی کے لئے پیدل گھوم سکتا ہے لیکن ہمارے ارکان حکومت کیمپوں کے معائنے تک وقت نہیں نکال سکتے۔ آپ نے کہا آپ اسلامی سلطنت بنا لینے کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن اگر عمر رضی اللہ عنہ خالد بن ولید جیسے عظیم الشان امیر عساکر کو معمولی سی لغزش پر ایک معمولی سپاہی بنا سکتے ہیں تو آپ ان لوگوں کی گوشمالی کیوں نہیں کر سکتے۔ جو دن دہاڑے آپ کے احکام کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے آئی۔ جی پولیس افسروں کے انیٹی (کذا) اسلامک ہونے اور بے پردگی کی رو کے روز بروز بڑھنے کا ذکر کیا۔

چوہدری علی اکبر کی تقریر

سب سے آخری تقریر مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے چوہدری علی اکبر کی تھی۔ آپ نے شروع میں مہاجر ایم۔ ایل۔ اے کو ایڈوائزری کمیٹیوں میں نہ لئے جانے کا شکوہ کیا۔ اور کہا۔ جن کو بسانا تھا ان سے اگر مشورہ لیا جاتا۔ تو یہ بے اعتدالیاں جن کی وجہ سے حکومت کو مطعون کیا جاتا ہے نہ ہوتیں نہ مہاجر کر سکتے نہ انصار۔ انصار کو حکومت روکتی۔ مہاجر کی حیثیتوں کے متعلق ہم بتاتے۔ لیکن اب عالم یہ ہے۔ ابن الوقت اور موقع شناس وحاشیہ بردار قسم کے افراد برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ اور شریف النفس خودار اور محروم انسان ذلیل و خوار فاقوں میں بسر کر رہے ہیں

ان تقریروں کے علاوہ چوہدری فضل الٰہی چوہدری عزیز الدین، شیخ صادق حسن خواجہ غلام صمد اور میاں نور اللہ نے بھی تقریریں کیں۔ میاں نور اللہ نے اپنی انگریزی تقریر میں بجٹ کی بعض مدوں پر اعتراض بھی کئے۔

لاہور میں ہوائی جہازوں کی نمائش

لاہور ۱۸ مارچ۔ ونگ کمانڈر اصغر خان نے جو کہ ۲۱ مارچ کو ہونے والے ہوائی جہازوں کے مظاہرہ کے انچارج ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کو بتایا کہ مجوزہ مظاہرہ میں ہوائی جہازوں کے کرتب پیراشوٹ (کذا) پھینکنا۔ مصنوعی حملے وغیرہ دکھائے جائیں گے ہوائی جہازوں کے پرزوں کی بطور نمائش دکھائے جائیں گے۔ یہ بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کہ خواہشمند اصحاب کو ۵/- فی کس کے حساب سے ہوائی سیر کرائی جائے۔ طلبہ کو خاص رعائیت دی جائے گی۔ فلائیٹ لفٹیننٹ اکرم نے بتایا۔ کہ اس مظاہرہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس طرح فنڈ اکٹھا کر کے ہوائی محکمہ کے مستحق ملازمین کی مدد کی جائے۔ اور عوام کے لئے اس محکمہ میں دلچسپی پیدا کی جائے۔ (ا۔ پ)

اچھوت "تقسیم" کی شدید مخالفت کریں گے

لاہور ۱۸ مارچ۔ شیڈول کاسٹ فیڈریشن کے صدر مسٹر داسیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کشمیر کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ تو جموں کے اچھوت جو کثیر تعداد میں وہاں آباد ہیں۔ اس کی شدید مخالفت کریں گے۔ آپ نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا۔ کہ سلامتی کونسل عمداً مسئلہ کشمیر کے آخری فیصلے کو التوا میں ڈال رہی ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان مفید مطلب فیصلہ کرانے کے لئے جوڑ توڑ سے کام لے رہا ہے۔ آپ نے زور دیا۔ کہ سلامتی کونسل کو کشمیر کا قضیہ جلد سے جلد طے کر دینا چاہیئے۔

لاہور ۱۸ مارچ۔ پیر کرم شاہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے قبضہ بیت المال کی مسل مکمل کر کے معہ اپنی رائے کے ڈپٹی کمشنر کو بھیجدی ہے۔

مال روڈ پر ڈاکہ کی واردات

لاہور ۱۸ مارچ:- مال روڈ کے علاقہ پر پٹھانوں کے ایک مسلح گروہ کے ڈاکہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شام چھ پٹھانوں کے ایک مسلح جتھہ نے ایک گھر میں داخل ہو کر اہل خانہ کو پستول دکھا کر نقدی حوالے کر دینے کی دھمکی دی۔ مگر بغیر جواب کا انتظار کئے ایک بکس جس میں ۵۵۰۰۰ روپے تھے لے کر بھاگ گئے۔ پولیس نے ایک پڑوسی کو اس معاملہ میں اس کا ہاتھ ہونے کے شبہ کی بنا پر گرفتار کر لیا ہے (ا۔ پ)

روزنامہ الفضل لاہور
۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء

وزارت میں توسیع

مغربی پنجاب کی وزارت کی توسیع کے بارے میں ہر طرف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ پہلا سوال جو حل طلب ہے وہ یہ ہے۔ کہ توسیع کیوں ہونی چاہیئے اگر ہم اس سوال کا صحیح جواب پالیں۔ تو یقیناً یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نیا وزیر مقرر کرنے سے خرچ بڑھ جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ خرچ کیوں بڑھایا جائے۔ اگر اس خرچ کے مقابلہ میں کوئی اتنا ہی فائدہ حاصل ہوتا ہو۔ تو یقیناً یہ خرچ جائز ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

وزیر اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ حکومت کے محکموں کا کام کریں۔ اگر حکومت کے محکمے زیادہ ہیں اور موجودہ وزارت ان محکموں کا کام کما حقہ سر انجام نہیں دے سکتی۔ تو توسیع کرنا ضروری ہے ہمارے خیال میں موجودہ وزراء کے پاس کام زیادہ ہے۔ اور ایک ایک وزیر کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ جس کو وہ باحسن طریق سر انجام نہیں دے سکتا۔ اس لئے اگر وزارت میں توسیع کی جائے۔ تو اس سے ضرور فائدہ ہوگا وزراء کا کام بٹ جانے کی وجہ سے سب وزراء اپنا اپنا کام اچھی طرح انجام دے سکیں گے۔

اس لئے ہماری رائے میں اگر ضروری ہے کہ وزارت میں توسیع کی جائے۔ تو اچھا اصول کے مدنظر کی جائے نہ کہ کسی اور اصول کے مدنظر۔ یہ تو کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے کہ فلاں علاقہ یا فلاں قسم کے لوگوں میں سے وزیر ضرور ہونا چاہیئے۔ بہترین اصول یہی ہو سکتا ہے کہ جو بھی اس نئی وزارت کے لئے منتخب کیا جائے۔ وہ محض قابلیت کے لحاظ سے منتخب کیا جائے۔ اور قابلیت بھی اس محکمہ کے متعلق ہو جس کا پورٹ فولیو اس کو سپرد کیا جانا تجویز ہو۔ قابلیت اور ضرورت کے سوا کوئی بھی دوسرا اصول جو نئے وزیر منتخب کرنے کے لئے پیش نظر رکھا جائیگا غلط ہوگا جو روپیہ حکومت وزارت کے قیام پر صرف کرتی ہے۔ وہ اس لئے کرتی ہے کہ حکومت کے محکمے صحیح طور پر چلائے جاسکیں۔ وزارت کوئی جاگیر نہیں ہے کہ حصہ رسدی مختلف علاقوں یا گروہوں میں تقسیم کی جائے۔ اس نقطۂ نظر سے وزارتیں تقسیم کرنا ملک و قوم کے مفاد کے ساتھ سخت قسم کی غداری کے مترادف ہے محض کسی فرد یا گروپ کو خوش کرنے کے لئے اگر توسیع ضروری سمجھی جائیگی۔ تو اس سے بڑھ کر اور کوئی غلط روش نہیں ہو سکتی۔ اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ گویا وزارت میں مختلف افراد یا گروہوں کو اجارہ داری حاصل ہے۔ ورنہ اس کا مدعا حکومت کو صحیح طریقوں پر چلانا نہیں۔

یہ تو وزارت ہے۔ جو بہت بڑی چیز ہے۔ اور جس کا صحیح ہونا ملک پر براہ راست اثر ڈالتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک ہر محکمہ کی ادنےٰ سے ادنےٰ آسامی کے لئے بھی قابلیت اور ضرورت کو معیار نہ بنایا جائیگا ہمیں ملک و قوم کی فلاح و بہبودی سے مایوس ہونا پڑیگا۔ قرآن کریم نے اس بارے میں بھی ہمیں ہدایات سے محروم نہیں رکھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ادو الامانات الی اھلھم۔ یعنی قوم و ملک کے کام ان لوگوں کے سپرد کئے جائیں۔ جو ان کے اہل ہوں۔ نااہل کو کسی اور خیال سے اگر کسی کام پر مقرر کیا جائے گا۔ تو یہ عوام کے ساتھ سخت بے انصافی ہوگی۔ اس لئے وزارت میں توسیع کرنے سے پہلے ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ توسیع کی ضرورت ہے۔ اگر ضرورت ثابت ہو تو پھر دوسری چیز جو دیکھنے والی ہے وہ قابلیت ہے۔

فلسطین کا معمہ

اس وقت فلسطین کا معاملہ عجیب معمہ بنا ہوا ہے بظاہر انجمن اقوام متحدہ کے سامنے اس سے زیادہ مشکل اور لانیحل سوال شاید ابھی تک پیش نہیں ہوا حقیقت یہ ہے کہ فلسطین دنیا کا ایک چھوٹا سا خطہ ہے۔ اور اگر بڑی بڑی اقوام اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں۔ تو یقین ہے کہ یہیں اس میں اتنی پیچیدگیاں نہ نظر آتیں جتنی کہ اب نظر آرہی ہیں۔ جو اقوام اس معاملہ میں سب سے زیادہ حصہ لے رہی ہیں۔ وہ اس لئے نہیں لے رہیں۔ کہ یہ خود فلسطین کا کوئی بڑا اہم معاملہ ہے۔ جس کو وہ حل کرنا چاہتی ہیں۔ فلسطین تباہ ہو جائے یا بچ رہے۔ اس سے ان کو کوئی غرض نہیں۔ ان کے پیش نظر تو صرف یہ بات ہے۔ کہ وہ خود اس جھگڑے سے کیا لطف حاصل کر سکتی ہیں۔ یہ تو ان کے طوفان سیاسیات میں ایک چھوٹا سا بھنور ہے۔ مگر یہودیوں اور عربوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال بنا دیا گیا ہے۔ ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ اگر آج یہ دنیا کی اجارہ دار اقوام اس معاملہ میں فنی دلچسپی لینا چھوڑ دیں۔ تو چند گھنٹے میں یہود اور عرب اپنا گھر درست کر کے اچھے ہمسایوں کی طرح امن و صلح کی زندگی بسر کرنا شروع کر دیں۔ صدیوں سے ترکوں کے ماتحت وہ اسی طرح امن و صلح کی زندگی بسر کرتے چلے آئے تھے۔ تا آنکہ ان خیر خواہ بنی نوع انسان اقوام کی نظر انتخاب ان پر بھی جا پڑی۔ اس بدگھڑی سے لے کر آج تک ان بیچاروں کو امن سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اور نہ اسوقت تک ہوگا۔ جب تک یہ اقوام ان کی خیر خواہ بنی رہیں گی۔

چشم التفات میں رنگ پیار کا کہاں
درد خواہ ہو تو ہو درد آشنا کہاں

پاکستان کے دار الحکومت کراچی میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پبلک لیکچر

پاکستانیوں سے چند صاف صاف باتیں

اسلامی حکومت کے قیام۔ زبان۔ تبادلہ آبادی اور دیگر اہم مسائل پر سیر حاصل تبصرہ

مرتبہ:۔ خورشید احمد صاحب

کراچی ۱۴ مارچ۔ آج ۵½ بجے شام "خالق دینا" ہال میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بعنوان "پاکستانیوں سے چند صاف صاف باتیں" ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آنریبل حاتم بی طیب جی چیف جسٹس سندھ چیف کورٹ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئیے۔ ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بلکہ سینکڑوں احباب کو باہر کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑا سامعین کا اکثر حصہ کالجوں کے طلباء۔ پروفیسروں ڈاکٹروں اور وکلاء وغیرہ پر مشتمل تھا۔ مسٹر ایم۔ ایچ گزدر ایم۔ ایل۔ اے ایڈمنسٹریٹر حکومت سندھ مسٹر مدنی ڈپٹی سیکرٹری حکومت پاکستان۔ خان بہادر نذیر احمد ریٹائرڈ چیف جسٹس کشمیر مسٹر حاتم علوی۔ مسٹر واسطی وائس پرنسپل سندھ کالج اور مرکزی و صوبائی حکومت کے متعدد دیگر اعلےٰ حکام بھی تشریف لائے ہوئے تھے حضور کی تقریر ڈیڑھ گھنٹہ تک کامل انہماک اور سکون سے سنی گئی۔ تقریر کے بعد سامعین میں سے ایک صاحب نے درخواست کی۔ کہ حضور آئندہ بھی ہمیں اپنی فاضلانہ تقریر سے مستفیض ہونے کا موقعہ عطا فرمائیں۔ حضور نے فرمایا اب تو پروگرام کے مطابق میں جلد یہاں سے جا رہا ہوں۔ آئندہ کسی موقعہ پر میں پھر آکر تقریر کرنے کی کوشش کرونگا۔

حافظ شفیق احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ جس کے بعد صاحب صدر کی درخواست پر حضور نے تقریر شروع فرمائی۔ تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تقریر کے شروع میں حضور نے مقررہ موضوع کی وسعت کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ یہ موضوع دراصل ایک طویل داستان کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم چونکہ یہ کراچی میں میرا پہلا لیکچر ہے اور چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ کراچی کے باشندے کس حد تک میری باتیں سننے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں مضمون کے بہت سے حصوں کو چھوڑ کر چند ضروری امور بیان کرنے پر اکتفا کرونگا۔

جذبۂ وطنیت

سب سے پہلے حضور نے اس بات پر زور دیا۔ کہ چونکہ پاکستان ایک نئی حکومت ہی نہیں۔ بلکہ ایک نیا ملک بھی ہے۔ اس لئے پاکستانیوں کو وطنیت کا وہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ جو پہلے موجود نہ تھا۔ وطنیت کا جذبہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو قوم کو اکٹھا رکھنے۔ اسے ابھارنے اور ملک کے دفاع کے لئے اسے ہر ممکن قربانی کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ جذبہ پیدا کرنے میں ہم کامیاب نہ ہوئے۔ تو ذرا سا اختلاف ہمارے اتحاد کو توڑنے کا موجب بن جائیگا۔ وطنیت کے جذبہ کے بغیر کبھی بھی ملک میں سے غداری کی روح نہیں نکل سکتی۔

پاکستان کا مطالبہ کیوں کیا گیا۔

حضور نے اصل موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے ہمیں یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کا مطالبہ کیوں کیا گیا تھا؟ یہ مطالبہ اس لئے نہ کیا گیا تھا۔ کہ ہندوستان میں نسلی طور پر دو قومیں آباد تھیں۔ کیونکہ یہ ایک واضح بات ہے۔ کہ ہندوستان میں بہت سی ایسی قومیں موجود ہیں۔ جن کا ایک حصہ ہندو ہے اور ایک مسلمان۔ پھر زبان کے اختلاف کی بناء پر بھی یہ مطالبہ نہ کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہر صوبے میں رہنے والے ہندو اور مسلمان ایک ہی زبان بولتے ہیں۔ پھر آخر کیا چیز تھی جس کی بناء پر پاکستان کا مطالبہ کیا گیا؟ ظاہر ہے کہ صرف اسلام ہی اس مطالبہ کی بنیاد تھا۔ اور اسلامی کلچر کی حفاظت کرنے کے لئے ہی مسلمان علیحدہ حکومت کے طالب تھے پس مطالبہ پاکستان کے پس پردہ جو چیز کام کر رہی تھی۔ وہ صرف اسلام تھا یعنی مسلمان یہ چاہتے تھے۔ کہ جس جگہ ان کی اکثریت ہو وہاں انہیں ایک ایسی آزاد حکومت قائم کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ جس میں وہ اسلامی تعلیم اور اسلامی تہذیب کے مطابق ترقی کر سکیں۔ اور آزادی کے ساتھ دیگر اسلامی ممالک کی مدد کر سکیں۔

غیر مسلموں کی ایک غلط فہمی

حضور نے فرمایا اسلامی حکومت کے الفاظ سے بہت سے غیر مسلموں کو دھوکہ لگتا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید غیر مسلموں کو بھی اسلامی احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائیگا حالانکہ یہ درست نہیں۔ دنیا کے سب مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے قولاً اور عملاً صاف الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی احکام پر عمل کرنے کی پابندی صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ دیگر مذاہب کے پیرووں کو نہ صرف یہ کہ اسلام کے احکام پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسلام کہتا ہے۔ کہ ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مذہبی کتابوں کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ اگر وہ اپنے مذہب کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور پھر اس پر عمل نہیں کرتے۔ تو وہ منافق ہیں اور منافق کبھی اچھے شہری نہیں بن سکتے۔ پس مسلمانوں کو غیر مسلموں کی غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور انہیں بتانا چاہیئے کہ اسلامی حکومت کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ مسلموں کے لئے

قرآن مجید کے قوانین ہوں گے نہ کہ غیر مسلموں کیلئے بھی۔

کیا پاکستانی اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے میں سنجیدہ ہیں؟

"کیا پاکستانی اسلامی حکومت کے قیام کا مطالبہ کرنے میں سنجیدہ ہیں"؟ حضور نے اس اہم سوال پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا جب ایک فرد کہتا ہے کہ اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے تو بالفاظِ دیگر وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اسلامی ہوں! اب اگر اسلام پر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام کے نزدیک فرد کے اعمال کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اوّل خود اس کی ذات سے تعلق رکھنے والے احکام۔ دوسرے اس کے ہمسایوں اور دوستوں سے تعلق رکھنے والے احکام تیسرے ایسے احکام جن کا تعلق حکومت کے نمائندوں کے ساتھ ہے۔ حکومت سے تعلق رکھنے والے احکام تو فرد کے بس میں نہیں ہیں۔ ہمسایوں سے تعلق رکھنے والے احکام پوری طرح نہیں لیکن کسی قدر اس کے بس میں ہیں۔ البتہ اس کی ذات سے تعلق رکھنے والے احکام پوری طرح اس کے بس میں ہیں۔ اب جو مسلمان اسلامی حکومت کا مطالبہ کرتا ہے اس کے مطالبہ کی سنجیدگی کا ثبوت یہی ہو سکتا ہے کہ جو احکام پوری طرح اُس کے بس میں ہیں کم از کم اُن پر وہ پُوری طرح عمل کر کے دکھا دے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ وہ اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے میں سنجیدہ نہیں ہے بلکہ وہ صرف سیاسی اغراض کے ماتحت کسی کو گرانے یا کسی کو بدنام کرنے کے لئے یہ مطالبہ کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن مجید۔ احادیث اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل واضح الفاظ میں، ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام نے نماز کا حکم دیا ہے۔ پردے کا حکم دیا ہے۔ روزہ کا حکم دیا ہے سُود کی ممانعت کی ہے اور مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو روکا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ مسلمانوں کے مختلف گروہ سُود کی ممانعت اور پردے کے احکام کی کیا حدود سمجھتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مسلمان اپنی اپنی جگہ ان احکام کا جو بھی مفہوم سمجھتے ہیں کیا اس پر وہ عمل کرتے ہیں؟ اگر وہ ان احکام پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق عمل کرتے ہیں تو پھر تو بے شک وہ اسلامی حکومت کے قیام کے مطالبہ میں سنجیدہ سمجھے جا سکتے ہیں کیونکہ جن احکام کو پُورا کرنا اُن کے اختیار میں تھا اُن پر انہوں نے عمل کر کے دکھا دیا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر یقیناً وہ اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا مسلمان ہندو کے مقابلہ پر کہا کرتے تھے کہ اسلامی کلچر خطرہ میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آج بھی وہ اپنے اپنے بیٹے اپنے اپنے بھائی اور اپنی اپنی بیوی کو یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر تم نے اسلامی احکام پر عمل نہ کیا تو اسلامی کلچر خطرہ میں پڑ جائے گا؟ اگر آپ لوگ یہاں سے اُٹھنے سے پہلے یہ فیصلہ کر لیں کہ اسلام کے جن احکام پر عمل کرنا آپ کے اپنے بس میں ہے اور جن پر عمل کرنے کے لئے کسی حکومت کسی قانون اور کسی طاقت کی ضرورت نہیں ان پر فوراً عمل کرنا شروع کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شام سے پہلے پہلے اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ لیکن اگر لوگ مُنہ سے اسلامی حکومت کا مطالبہ کریں اور عملاً اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھیں تو جس طرح کچی اینٹوں کے ایک محل کو پکّا نہیں کہا جا سکتا اسی طرح غیر اسلامی اعمال کرنے والے افراد کے مجموعہ کا نام ہرگز اسلامی حکومت نہیں رکھا جا سکتا۔

زبان کا مسئلہ

زبان کے مسئلہ پر پاکستان میں جو اختلافات نمودار ہو رہے ہیں ان پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ مسئلہ بالکل سادہ اور صاف تھا لیکن افسوس ہے کہ خواہ مخواہ اسے پیچیدہ بنایا جا رہا ہے۔ اصل مسئلہ صرف یہ ہے کہ جب پاکستان کے سب صوبوں نے اپنی مرضی سے مل کر اور اکٹھے ہو کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو لازمی بات ہے کہ اس صورت میں کسی ایک صوبے کی زبان سے کام نہیں چل سکتا۔ مل کر کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسی زبان ہو جو سب پاکستانی صوبوں کے باشندے جانتے ہوں۔ انگریزوں کے عہد میں اس قسم کی مشترکہ زبان کا کام انگریزی سے لیا جاتا تھا۔ اب اُن کے جانے کے بعد ہمارے سامنے یہ سوال آتا ہے کہ انگریزی کے قائم مقام کونسی زبان ہو۔ ظاہر ہے کہ چونکہ انگریزی کی نسبت اُردو قرآن مجید کو سمجھنے اور اسلامی ممالک سے اتحاد پیدا کرنے کی زیادہ صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہے اس لئے ہمیں اس زبان کو ہی مشترکہ طور پر کام کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔

حضور نے اس امر پر زور دیا کہ یہ سراسر غلط مبحث ہے کہ بنگالی کی جگہ اُردو کو دی جائیگی یا سندھی کی جگہ اُردو لے لیگی۔ کیا انگریزی نے بنگالی یا سندھی کی جگہ لے لی تھی؟ اصل سوال تو صرف یہ ہے کہ جس طرح پہلے مل کر کام کرنے کے لئے انگریزی سے کام لیا جاتا تھا اب کونسی زبان سے کام لیا جائے۔

بعض دیگر امور

حضور نے پاکستان کے دفاع کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں ریلوے لائنیں ایسے رُخ پر واقع ہیں جو دفاع کے لحاظ سے خطرناک ہیں۔ حضور نے اس سلسلے میں یہ تجویز پیش فرمائی کہ سندھ کے اس پار راولپنڈی سے کراچی تک ایک نئی ریلوے لائن بنائی جائے جس کے ذریعے خطرہ کے اوقات میں سندھ کا پنجاب کے ساتھ تعلق قائم رہ سکے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ پاکستان کے دفاع کے نقطہ نگاہ سے یہ ایک اہم سوال ہے۔ اگر کشمیر انڈین یونین میں چلا گیا۔ تو انڈین یونین کی روس کے ساتھ سرحد مل جائیگی وجہ سے اسے ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ اور مغربی پنجاب کا فوجی خطّہ محصور ہو جائے گا۔

حضور نے بحری طاقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کے نوجوانوں کو بحری سفر کرنے اور بیرونی ممالک کی سیر کرنے کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرنا چاہیئے۔

حضور نے زرعی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ زراعت کو پاکستان کی سب سے بڑی دولت سمجھا جا رہا ہے لیکن ہمیں ایک بہت بڑے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اور وہ یہ کہ پاکستان کے زرعی علاقوں کے متعلق ماہرین کا یہ اندازہ ہے کہ پچاس سال میں یہ علاقے بالکل بے کار ہو جائیں گے۔ اور اس کے آثار بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس خطرہ کی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں ضرر رساں نمک بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ نہروں کی وجہ سے پانی کی سطح اونچی ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے نمک بھی اونچا ہوتا چلا جاتا ہے اور زمین شور اور سیم والی ہوتی جاتی ہے۔

تبادلہ آبادی کا مسئلہ

آخر میں حضور نے پناہ گزینوں کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور فرمایا۔ عام طور پر یہ بحث کی جاتی ہے کہ پناہ گزینوں کو کہاں بسایا جائے لیکن بحث کا یہ نقطۂ نگاہ سراسر غلط ہے۔ پناہ گزینوں کو ٹھہرانے کا سوال بے شک موجود ہے۔ لیکن اس مسئلہ کا اصل حل یہی ہے کہ انڈین یونین اور پاکستان دونوں اپنے جھوٹے وقار کا خیال ترک کر کے یہ فیصلہ کریں کہ پناہ گزین جہاں جہاں سے آئے ہیں وہیں انہیں دوبارہ بسایا جائے گا۔ صرف اسی طریق سے یہ مسئلہ اطمینان بخش طور پر حل ہو سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آبادی کے تبادلہ کا فیصلہ کرنا اصولاً ایک خطرناک غلطی تھی۔ جس کے نتیجہ میں کروڑوں کروڑ افراد کو شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر مدراس اور بمبئی کے مسلمان وہیں رہ سکتے ہیں تو مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو کونسے ایسے لعل لگے ہوئے تھے کہ ان کے لئے ادھر آنا ضروری تھا۔ اگر سرحد اور سندھ میں ہندو رہ سکتا تھا تو مغربی پنجاب کا ہندو وہاں کیوں نہیں رہ سکتا تھا۔ اس سلسلے میں حضور نے فرمایا۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ وہ چیز جس کے لئے لوگ قربانیاں کرتے اور اپنی جانیں دیا کرتے ہیں آج اس تبادلہ آبادی کے نتیجہ میں اس کی ہتک ہو رہی ہے۔ مشرقی پنجاب کے مسلمان مجھے جواب دیں کہ کانپور کی مسجد کے غسلخانے کی ایک دیوار کے گرنے پر تو انہیں اعتراض تھا لیکن آج ہزاروں ہزار مسجدیں ایسی ہیں جہاں گدھے باندھے جاتے ہیں۔ جہاں شرابیں پی جاتی ہیں۔ جہاں گناہ کئے جاتے ہیں۔ کیا اس کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے؟ وہ لوگ جو باپ کو گالی برداشت نہ کرتے تھے آج اُن کے آباؤ اجداد کی قبریں غیروں کے قبضہ میں ہیں۔ ہمارے وہ بزرگ جن کی تعریفوں میں قصیدے لکھے جاتے تھے جن کی یاد میں قوالیاں کی جاتی تھیں آج اُن کے مقبروں کی ہتک ہو رہی ہے۔ اور صرف اس وجہ سے ہو رہی ہے کہ تم وہاں سے نکل آئے۔

حضور نے قادیان کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ سارے مشرقی پنجاب میں صرف اور صرف قادیان ہی وہ مقام ہے جہاں پر ہمارے آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے ہم اس جگہ رہیں گے۔ ہم وہاں بیٹھے ہیں اور ہر آٹھویں دسویں دن انڈین یونین کو یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم انڈین یونین کے وفادار باشندوں کی حیثیت سے قادیان میں واپس آنا چاہتے ہیں لیکن انڈین یونین ہمیں کوئی جواب نہیں دیتی۔ وہ جواب دے بھی کیا جبکہ دراصل اس کی نیت ہی یہ ہے کہ مسلمان وہاں نہ جائیں مگر ذرا غور کرو اس طرح کتنی بڑی دلیل مسلمانوں کے ہاتھ آجاتی ہے اور کس طرح وہ دُنیا کے سامنے ثابت کر سکتے ہیں کہ انڈین یونین خود مسلمانوں کو بسانا نہیں چاہتی۔

سات بجے حضور کی تقریر ختم ہوئی۔

خاکسار خورشید احمد

واقفینِ زندگی اور "خدام الاحمدیہ" کا کام

خدام الاحمدیہ کے قیام اور اسکے کام کی اہمیت کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ مگر قادیان سے آنے کے بعد خدام نے اپنی تنظیم کے متعلق کما حقہ کوشش نہیں کی۔ حالات کی نزاکت اور وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں ہر خادم دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میکلوڈ روڈ لاہور کی زیر ہدایت جوانمردی سے سرگرم عمل ہو جائے وہاں واقفینِ زندگی دوسروں کیلئے ایک قابلِ تقلید نمونہ پیش کریں۔ ہر میدان میں گوئے سبقت لے جانا واقفِ زندگی کا نصب العین ہے حلقہ رتن باغ۔ جودھامل بلڈنگ۔ جسونت بلڈنگ۔ سیمنٹ بلڈنگ اور اس کے گرد و نواح میں واقفین خدام کی کافی تعداد ہے۔ ان کا دوسرے خدام کو تحریک کر کے تا حال مجلس قائم نہ کرنا ایک عجیب امر ہے۔ امید ہے کہ احباب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایات کے مطابق فوری طور پر کام شروع کر دینگے اور آئندہ کی ہفتہ وار ڈائریوں میں نماز اور تلاوت قرآن کریم کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے کام کی رپورٹ بھی درج فرمائیں گے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور

گذشتہ فسادات کی نسبت میرے مشاہدات و تاثرات!

(۳)

ضیاء الدین احمد قریشی - ایڈووکیٹ ہائیکورٹ - لاہور

جائداد پر زبردستی قبضہ

۱۹ ستمبر ۱۹۴۷ء بہشتی مقبرہ کے ساتھ ملحق گاؤں ننگل باغباناں پر - اور ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء کو قادر آباد پر سکھوں نے پولیس کی امداد سے قبضہ کر لیا - میں نے دفتر سے ہر چند ملٹری کمانڈر کو انگریزی میں چٹھیاں لکھیں - کہ یہ دونوں گاؤں دراصل قادیان ہی کا حصہ ہیں ان پر قبضہ نہ کیا جائے مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی - یکم اکتوبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ امام جماعت احمدیہ کی کوٹھی دارالحمد پر ۲ اکتوبر کو تعلیم الاسلام کالج کی عظیم الشان عمارت پر اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے قیمتی سامان پر ملٹری نے قبضہ کر لیا - ۵ اکتوبر کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت پر اور اسی تاریخ کو نور ہسپتال پر مع سامان قبضہ کر لیا گیا اور وہاں سے زخمی عورتوں بچوں اور مردوں کو زبردستی باہر نکال کر پھینک دیا گیا - ہم ان سب مریضوں کو (جن میں بہت سے بیرونی دیہات کے زخمی تھے) اٹھا کر لے آئے کیونکہ بورڈنگ میں جگہ نہ تھی - اس لئے ان مریضوں کو بورڈنگ کے قریب ایک مکان میں رکھا گیا - کچھ باہر بھی رہے - ان مریضوں کی حالت کو میں تقریباً روزانہ دیکھنے جاتا تھا - نہایت قابل رحم حالت تھی - ایک نوجوان عورت اور کئی مردوں کے جسم پر سکھوں کی کرپانوں کے بڑے بڑے لمبے اور گہرے زخم تھے - دوائیوں کے سٹاک پر چونکہ ہسپتال میں سکھوں نے قبضہ کر لیا تھا اس لئے کئی کئی دن دوائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ڈریسنگ نہیں ہو سکتی تھی - اور زخموں میں کیڑے چلنے لگ جاتے تھے - ایک نہ ایک بوڑھا روزانہ لقمہ اجل ہو جاتا تھا - کچھ عرصہ بعد ان مریضوں کو ایک ٹرک میں بٹھا کر پاکستان بھجوا دیا گیا -

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہماری موٹروں کی شامت بھی آ گئی - ملٹری والوں نے مرزا رشید احمد صاحب کی نہایت خوبصورت اور قیمتی کار - بیوک اور انجمن کے قیمتی ٹرکوں پر قبضہ کر لیا اور ہمارے سامنے بلا رسید ان گاڑیوں کو مسجد مبارک کے نیچے سے نکال کر لے گئے

۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پریس جس میں الفضل چھپتا تھا اور جماعت کی بہت بڑی لائبریری پر زبردستی قبضہ کر لیا گیا حالانکہ یہ بالکل بے ضرر چیزیں تھیں اور محض علمی تحقیقاتوں کے لئے ان چیزوں سے امداد ملتی تھی -

۲۱ نومبر ۱۹۴۷ء کو سکھوں نے خاندان نبوت کے ایک مکان کی دیوار کو شہید کر کے سکھوں نے اپنے گوردوارہ میں شامل کر لیا - حکومت کو توجہ دلائی گئی مگر وہ خاموش ہے

مقدس مقامات اور قرآن شریف کی توہین

دنیا میں ہر شریف اور بیدار قوم دوسری قوم کے مقدس مقامات اور مقدس کتابوں کی عزت کرتی ہے - اور سب سے مکروہ جرم ان چیزوں کی توہین سمجھی جاتی ہے - انگریزوں نے اس ملک میں اپنی حکومت قائم کرتے ہی مسلمانوں کی مساجد اور مقبروں کی حفاظت کے واسطے قانون نافذ کر دیا تھا - جس کی رو سے دہلی اور ہندوستان کی دیگر مساجد اور مقبروں کی حفاظت ہوتی تھی - پہرہ دار ان کی نگرانی کرتے تھے اور ہر سال ایک بہت بڑی رقم ان کی مرمت پر لگائی جاتی تھی - مگر افسوس ہے کہ سکھوں میں یہ جذبہ مفقود ہے - اس کی متعدد مثالیں قادیان میں ہمارے مشاہدہ میں آئیں - ۲ اکتوبر کو بڑے عام حملہ سے ایک دن پہلے مسجد اقصیٰ (احمدیوں کی جامعہ مسجد) میں بم پھینکا گیا - جس سے مؤذن کا لڑکا بری طرح زخمی ہوا ۱۰ اکتوبر کو پھر اسی مسجد پر بمباری کی گئی - چار بموں میں سے دو پھٹ گئے اور مسجد کے فرش کو نقصان پہنچا -

۳ اکتوبر سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء تک ہم بورڈنگ میں قید تھے - اس عرصہ میں سکھوں اور ہندوؤں نے تین مساجد کی توہین کی - دار الرحمت والی مسجد کے مینار شہید کر دئے - خوجوں والی مسجد کو آریہ سماج مندر میں تبدیل کر دیا گیا - چنانچہ ۲۰ اکتوبر کو جب ہم بورڈنگ سے نکل کر شہر میں آئے تو "آریہ سماج مندر" کے الفاظ اس مسجد کے باہر میں نے اپنی آنکھوں سے لکھے دیکھے دار العلوم کی مسجد بورڈنگ کے قریب ہے - چنانچہ ۱۵ اکتوبر کو جب میں کالج کے پرنسپل صاحب کو (جو سکھ ہیں) ایک پارٹی کی دعوت دینے میاں شریف احمد صاحب والی کوٹھی کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ سکھ سپاہی دار العلوم کی مسجد کو ایک دھوبی گھاٹ کے طور سے استعمال کر رہے تھے -

اسی طرح ننگل باغباناں کی مسجد کے مینار گرا کر وہاں کانگریس کا جھنڈا لہرایا گیا اور مسجد کو سکھ پناہ گزینوں کی پناہ گاہ کے طور سے استعمال کیا گیا -

۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء کو بعض احمدی دوست مسجد دار العلوم میں گئے - وہاں قرآن کریم کے اوراق پھٹے ہوئے دیکھے جنہیں اٹھا کر انہوں نے جلا دیا ۲۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو رپورٹ ملی کہ سکھ قرآن شریف کے اوراق پھاڑ کر اس میں ہر قسم کا گوشت وغیرہ فروخت کرتے ہیں

متفرق جرائم

ان جرائم کے علاوہ سکھ اور ہندوؤں نے حکومت کی امداد سے بہت سے متفرق جرائم کا ارتکاب بھی کیا قادیان کو کل دنیا سے منقطع کر دیا گیا تھا ۹ ستمبر کو ہماری جیپ کاروں کی نقل و حرکت بند کر دی گئی - کمانڈر کی طرف سے دفتر میں جو حکم آیا - اس کا مضمون یہ تھا - کہ آئندہ کمانڈر کی اجازت کے بغیر فوجی قسم کی کوئی گاڑی نہ قادیان سے باہر جائے نہ اندر داخل ہو -

کرفیو کے قانون کو بھی قادیان میں نہایت غلط طریق سے استعمال کیا گیا - کرفیو کا قانون یہ ہے - کہ ۲۴ گھنٹہ پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے - جس میں کرفیو کے اوقات اور حدود واضح طریق سے لوگوں کو بتائے جاتے ہیں - قادیان میں کرفیو کا سلسلہ ۲۱ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جاری کیا گیا - اس کرفیو کی کیفیت بھی عجیب تھی - کرفیو کی وجہ بھی کوئی نہ تھی پہلے تو شام کے ۶ بجے سے ۵ بجے صبح تک کرفیو رہتا تھا مگر بعد میں جب کسی مکان کو لوٹنا چاہتے تھے - تو تھانہ میں بلا کسی نوٹس کے گھنٹی بجا دیتے تھے - اس کرفیو میں سکھ اور ہندو برابر بازاروں میں پھرتے نظر آتے تھے - مگر ہمیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوتی تھی - عجیب کیفیت ہوتی تھی - کرفیو ہے بھی اور نہیں بھی - غرضیکہ ملٹری اور پولیس نے اپنے اختیارات کو بہت ہی برے طریق سے استعمال کیا -

ان مظالم کے علاوہ پولیس اور ملٹری والوں نے دو نہایت ہی بری حرکات کیں - اول یہ کہ خاکروبوں کو حکم دید یا کہ وہ ہمارے گھروں میں صفائی کرنا بند کر دیں - دوئم ۷ ستمبر سے آٹا پیسنے کی مشینیں بند کر دیں - جس کے نتیجہ میں قادیان کے بچے بوڑھے پناہ گزین اور اہل قادیان گیہوں ابال ابال کر کھاتے رہے - بے شمار لوگ معہ خاکسار پیچش میں مبتلا ہو گئے

مظالم جو قافلوں کی روانگی پر اور راستوں میں کئے گئے

دونوں حکومتوں کا آپس میں معاہدہ تھا - کہ سوائے شبہ کی صورت کے عام تلاشی نہ لی جائے - مگر قادیان کی متعینہ ملٹری نے ۱۲ ستمبر سے باہر جانے والوں کی تلاشیاں لینی شروع کر دیں - جو چیز ان کو اچھی معلوم ہوتی تھی وہ اٹھا کر لے جاتے تھے بعض اوقات تو یہ تلاشیاں کئی کئی گھنٹہ تک جاری رہتیں تھیں اور بچوں اور عورتوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا تھا -

حضرت اقدس کی دن رات کی جدوجہد کے بعد اور جماعت کا ہزارہا روپیہ صرف ہونے کے بعد فوجی ٹرک ہم تک قادیان پہنچے تھے - مگر قادیان کی ملٹری نے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۷ء سے کانوائے پر قبضہ کرنا شروع کر دیا - حالانکہ وہ پاکستان کے ٹرک تھے نہ کہ ہندوستان کے - چنانچہ بعض کنوائے تو کامل ہم سے چھین لئے گئے - اور بعض کا کچھ حصہ - نتیجہ یہ کہ قادیان سے بچوں اور عورتوں کو نکالنے میں سخت دقت کا سامنا ہوا - بعد ازاں یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء پاکستان کی حکومت نے ہمارے لئے ٹرک بھجوائے تھے - مگر بٹالہ کی ملٹری نے انہیں اس بہانہ سے قادیان جانے سے روک لیا کہ قادیان کی سڑک زیر مرمت ہے - جب ٹرک رکے تو سکھ جتھوں نے ملٹری کی امداد سے ان پر فائر کئے جس سے کئی آدمی زخمی ہوئے اور بعض لاپتہ ہیں - ایک ٹرک جلا دیا گیا - میاں منیر احمد صاحب انہی ٹرکوں میں تھے جنہوں نے حالات کو بچشم خود ملاحظہ فرمایا - غرض یہ تھی کہ قادیان کو بیرونی دنیا سے منقطع کر دیا جاوے - چنانچہ ۳ اکتوبر کو ہم پر ایک عام حملہ کر دیا گیا - جس کی تفصیلات اس سے پہلے آنریبل احباب کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں -

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں مسافروں کی امداد ایک مستحسن فعل سمجھا گیا ہے - لوگ کنوئیں لگواتے ہیں - سرائیں بنواتے ہیں تاکہ مسافروں کو آرام ملے - مگر ذہنیت ملاحظہ ہو کہ جن کے گھر بار وہ تباہ کر چکے تھے - مال لوٹ چکے تھے - بچے قتل کر چکے تھے - عورتوں کو اغوا کر چکے تھے - انہی کے پیدل قافلوں پر وہ راستوں میں حملے کرتے تھے - تاکہ یہ خانماں برباد بیک بینی و دو گوش پاکستان بھی نہ جا سکیں - چنانچہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قادیان میں جمع شدہ پناہ گزینوں میں سے ۴۰ ہزار سے زائد انسانوں کا قافلہ پیدل چلنے پر مجبور کیا گیا - ملٹری نے انہیں میرے سامنے یقین دلایا کہ راستہ میں ہر طرح ان کی حفاظت کی جائے گی لیکن ابھی یہ قافلہ قادیان کی حدود سے نکلا ہی تھا کہ سکھ جتھوں نے حملہ کر دیا اور چھ میل کے اندر اندر ہزارہا مسلمانوں کو عورتوں اور بچوں کو شہید کر دیا گیا - اس کے بعد ۶ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو بھی ایک آٹھ دس ہزار کا پیدل قافلہ قادیان سے روانہ ہوا - اس قافلہ پر بھی حملہ کیا گیا - کئی دن بعد تک نہر کے ساتھ ساتھ میلوں میل تک لاشیں پڑی نظر آتی تھیں - چنانچہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جب میں قادیان سے لاہور کی طرف روانہ ہوا - تو خشک شدہ نہر میں میں نے بچشم خود دیکھا کہ کئی بچوں کی کھوپڑیاں جا بجا پڑی ہیں جا بجا انسانی ہڈیاں موجود ہیں - جا بجا پناہ گزینوں کی کئی قسم کی چیزیں نصف جلی ہوئی موجود ہیں - جا بجا لاشوں کے گھسیٹنے کے نشانات موجود ہیں - جا بجا قرآن کریم کے اوراق بکھرے ہوئے پڑے ہیں - قرآن کریم کے اوراق کو ہم نے جمع کر لیا - تاکہ بے ادبی نہ ہو - پناہ گزینوں کے ان حملوں کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس نے ہمیں حکم بھجوایا تھا کہ قادیان سے کوئی احمدی پیدل نہ آئے - اور یہ حضور کی دن رات کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ ہم لوگ بخیریت پاکستان پہنچے اللہ تعالیٰ حضور کو اس محنت اور شفقت کی جزائے خیر اور لمبی عمر عطا فرمائے - اگر حضور کوشش نہ کرتے تو جس طرح ۷ لاکھ مسلمان مشرقی پنجاب کے دوسرے حصوں میں شہید ہو گئے ہم بھی ہو جاتے اور ہمارے پاکستان تک زندہ پہنچنے کی کوئی صورت نہ تھی - ہماری جماعت کی طرف سے حکومت ہندوستان اور حکومت مشرقی پنجاب کو ان سب مظالم کی طرف توجہ دلائی گئی مگر شنوائی نہ ہوئی - میری موجودگی میں سردار بلدیو سنگھ ... جنرل تھمایا وغیرہ قادیان آئے - جن کو جملہ حالات سے آگاہ کیا گیا - مگر انہوں نے جا کر صریح غلط بیانی سے کام لیا اور جنرل تھمایا نے تو یہاں تک بیان دیدیا کہ قادیان پر حملہ ہی کوئی نہیں ہوا - بریں عقل و دانش بباید گریست -

سکھوں کا نصب العین

دنیا میں بہت سی قومیں ہیں ہر ایک قوم میں کوئی نہ کوئی خوبی ہے - ہر ایک قوم کا کوئی نہ کوئی درخشندہ پہلو ہے اور ہر ایک کا کوئی نہ کوئی Culture اور نصب العین ہے جس کو وہ دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے - انگریز قوم سیاسی شاطر جرمن بہترین سائنسدان اور موجد - ترک بہادری اور حسن میں بے مثال - امریکن تجارت کے شوقین - رشین کمیونزم کے لئے سرگرداں - مسلمان خدا پرستی اور مذہب کے دلدادہ مجھے اب تک سمجھ میں نہیں آیا کہ سکھ قوم کس چیز کو دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے - اور اس کا نصب العین کیا ہے -

کیا آپ تحریک جدید کا گذشتہ سال پورا کر چکے ؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کے مجاہدوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کی وصولی بیس فی صدی واجب الوصول ہے۔ جس کی وجہ مجاہدین کی سستی نہیں۔ بلکہ گذشتہ سال کے فسادات کی گڑبڑ ہے اور ممکن ہے کہ بعض اپنا وعدہ بھی بھول چکے ہوں۔ وعدہ کرنے والے احباب جن کے ذمہ تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کا بقایا ہے۔ خاص توجہ فرما کر اپنا وعدہ پورا کریں نہ صرف بقایا ہی ادا کریں۔ بلکہ سال رواں کا وعدہ بھی جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس لئے کہ

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم جماعتوں کو نصیب ہوا ہے۔

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی یہ ہے یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونیوالا ہے

(۳) پس میں تمام دوستوں کو اور ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں۔ کہتا ہوں کہ کمر کس کے کھڑے ہو جائیں۔ اور ان دوستوں سے وصولی کریں جو وعدے تو کر چکے مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۴) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے۔ نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

پس گذشتہ سال کے بقائے اور اپنے وعدوں کے پورا کرنیکی طرف خاص توجہ فرماویں اور جلد سے جلد ادا کریں چنانچہ چوہدری جناب الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع منٹگمری جن کا وعدہ تیرھویں سال کا ۔/۲۶۰ تھا اور صرف ۔/۵۰ بقایا تھا۔ لکھا کہ مجھے افسوس ہے کہ ۔/۵۰ کی رقم میرے ذمہ ابھی بقایا ہے آپ میری امانت سے یہ رقم وصول کرلیں۔

مکرم شیخ مظفر الدین صاحب پشاور چھاؤنی کا وعدہ ۔/۶۰۰ تھا ایک سو روپیہ واجب الوصول تھا۔ انہوں نے اپنا بقایا سکرٹری مال جماعت احمدیہ پشاور کو ادا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(۵) مکرم ڈاکٹر نیر محمد صاحب عاجی سیالکوٹ کا وعدہ چودھویں سال کا ۔/۶۲ ان کے گھر والوں کا ۔/۲۲ ہے وہ اپنی چودھویں سال کی رقم ۱۲ مارچ سے پہلے ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کی طرف سے چودھویں سال کے ۔/۲۲ اور پندرھویں سال کے ۔/۲۳ سولھویں سال کے ۔/۲۴ سترھویں سال کے ۔/۲۵ اور اٹھارھویں سال کے ۔/۲۶ اور انیسویں سال کے ۔/۲۷ بھی پیشگی ادا کر رہا ہوں۔ کئی احباب ہیں جو پہلے دور کا چندہ جو انیس ۱۹ سال تک کے لئے ہے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ادا کرتے ہیں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں آئندہ سالوں میں ان کی رقوم جمع کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ وہ احباب جو دفتر کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ کر چکے ہیں وہ کوشش کریں۔ کہ ان کا اس سال کا وعدہ ابتدائے سال میں یعنی ۳۱ مارچ تک پورا ہو جائے۔ تا وہ سابقون میں آجائیں۔ اور ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو سکیں

(وکیل المال تحریک جدید)

سید سعید خالد صاحب سابق واقف زندگی !

آپ دسمبر ۱۹۴۷ء سے دفتر وکیل التبشیر سے بغیر اطلاع غیر حاضر ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ آپ نے وقف بھی توڑ دیا ہوا ہے۔ آپ نے دفتر کو حسابات اور روپے کا چارج نہیں دیا۔ آپ کو زبانی بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ دفتر میں حاضر ہو کر حسابات اور روپے کا چارج دیں۔ مگر آپ تشریف نہ لائے۔ اس کے بعد آپ کو بذریعہ رجسٹری خط آپ کے بتائے ہوئے پتہ پر دفتر میں حاضر ہو کر باقاعدہ حسابات اور روپے کا چارج دینے کے متعلق لکھا گیا۔ مگر وہ واپس آگیا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس اعلان کے شائع ہونے کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اوقات دفتر میں دفتر ہذا میں تشریف لا کر حسابات کو صاف کروا کر باقاعدہ چارج دیں۔ ورنہ مجھے مجبوراً آپ کے خلاف باضابطہ کارروائی کرنی پڑے گی۔

(وکیل التبشیر)

سکرٹری صاحبان وصایا حضرات توجہ فرماویں

تمام سکرٹریان وصایا توجہ فرماویں کہ جس قدر نئے موصی حضرات ان کے حلقہ میں باہر سے آئے ہیں جلد تر ان کے پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ تا حساب میں کوئی گڑبڑ پیدا نہ ہو۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

(۱) نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا خود ان کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو براہ مہربانی نظارت ہذا کو اپنے مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

۱۔ ڈاکٹر سید عبد الحمید صاحب برادر سید صوفی محمد عبد الرحیم صاحب سکنہ محلہ صوفیاں لدھیانہ۔

۲۔ محمد احمد صاحب گجراتی ولد بابو برکت علی خان صاحب برمی سکنہ محلہ دار الفضل قادیان۔

۳۔ محمد حنیف صاحب اور سیر ولد محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ فیروز پور

۴۔ بابو محمد اشرف خان صاحب ولد کرامت اللہ خان صاحب فیروز پوری حال ایران۔

(نظارت بیت المال)

(۲) ڈاکٹر محمد دین صاحب۔ حاجی محمد اسماعیل صاحب قاری غلام مجتبیٰ صاحب۔ ملک شیر بہادر صاحب۔ شیخ فضل حق صاحب کارڈ۔ ڈاکٹر لعل محمد صاحب۔ چوہدری فیض احمد صاحب کھتی اپنی خیریت کی جلد اطلاع دیں۔ عبد اللہ ریٹائرڈ انسپکٹر چونگی۔ محلہ اسلام آباد سیالکوٹ۔

(۳) میرے خسر عبد الغفور خاں صاحب اور دو سالے علی شیر خاں صاحب اور محمد اسحاق خاں صاحب اور ان کی والدہ اور بال بچے موضع جمال پور ضلع حصار کے رہنے والے تھے۔ اس وقت جہاں کہیں بھی ہوں اطلاع دیں۔

محمد یاسین خاں۔ سی۔ پی۔ او ۲۷۶۷ ایچ۔ ایم۔ آئی۔ ایس۔ ولنگڈن آئی لینڈ۔ کوچین

درخواست دعا:۔

دعائے مغفرت

(۱) میرے بھائی محمد عباس صاحب فاروقی کا بڑا لڑکا عزیز محمد الیاس بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے۔ دوست دعائے نعم البدل فرماویں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی احباب جماعت سے عموماً اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے (سید احمد فاروقی واقف زندگی)

(۲) طاہرہ بیگم بنت حاجی محکم الدین صاحب مرحوم جو کہ عرصہ ۱/۲ ۱ ماہ ہسپتال میں رہیں۔ اور بروز بدھ صبح ۹ بجے وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا مغفرت فرما کر ممنون کریں (طاہر احمد)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ (ایڈیٹر)

تمام سکھ پارٹیوں کا اجلاس

نئی دہلی ۱۸ ؍ مارچ:۔ تمام سکھ پارٹیوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ آج دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں سیاسیات ہند میں سکھوں کے طرزِ عمل اور سکھ انجمنوں کے کانگرس میں مدغم ہونے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ سیاسی طور پر اکالی پارٹی ۲۰ ماہ کیلئے کانگرس میں مدغم ہونیکا اعلان کر چکی ہے (سٹار)

لبنان و شام کا اقتصادی اتحاد ختم

دمشق ۱۷ ؍ مارچ:۔ اخبار "الکعباس" نے شام کے وزیر اعظم کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ فرانس اور لبنان کے مابین مالی میثاق ہو جانے کے بعد ۳۱ مارچ کو شام و لبنان کے درمیان اقتصادی اور محاصلی اتحاد ختم ہو جائے گا۔ (اسٹار)

مغوا کردہ عورتوں کی بازیابی!

لاہور ۱۸ ؍ مارچ:۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ ۶ ؍ مارچ ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں کل ۵۰۲ غیر مسلم لڑکیاں حکام کے حوالے کی گئیں۔ ان میں سے ۲۰۴ بالغ تھیں اور ۲۹۸ نابالغ:۔

اسی ہفتے کے دوران میں مشرقی پنجاب سے ۴۵۵ مسلمان لڑکیاں حاصل کی گئیں۔ اور ان کے علاوہ ۶۳ ۴۴ ا مسلمانوں کو بھی مشرقی پنجاب کے دور افتادہ کونوں سے نکالا گیا۔ (ا۔ پ)

چیف اے۔ آر۔ پی آفیسر کا تقرر

لاہور ۱۸ ؍ مارچ:۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے پاکستان پولیس سروس کے مسٹر جی۔ وائی علی کو چیف اے آر۔ پی آفیسر مقرر کیا ہے۔ اس نئے عہدے کا چارج لینے کے بعد مسٹر جی۔ وائی علی صوبے کے سرحدی اضلاع میں اے۔ آر۔ پی کے انتظامات کی نگرانی کریں گے۔ (ا۔ پ)

جمعیت العلماء ہند کی سیاسیات سے علیحدگی

کراچی ۱۷ ؍ مارچ:۔ جمعیت العلمائے ہند کی امن کمیٹی کے ایک ممبر مسٹر محمد مونقی نے اسٹار کو بتایا کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ جمعیت العلمائے ہند اپنے ۲۰ اور ۲۱ مارچ کو دہلی میں منعقد ہونے والے اجلاس میں اپنی سرگرمیوں کو ہندی مسلمانوں کی مذہبی اور مجلسی فلاح و بہبود تک محدود رکھنے کا فیصلہ کرے۔ اور سیاسیات سے علیحدگی کا فیصلہ دے۔ (اسٹار)

ہندوستانی طالب علم الازہر میں تعلیم حاصل کرینگے

قاہرہ ۱۷ ؍ مارچ:۔ ہندوستان کے نئے سفیر ڈاکٹر سید حسین نے شاہ فاروق کے سامنے شناختی کاغذات پیش کرنے کے بعد مقتدر مصری روزنامہ الاہرام کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ عنقریب ہندوستانی طالب علم قاہرہ آنے والے ہیں۔ تاکہ جامعہ الازہر میں داخل ہو سکیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ میں ہندی مصری معاشرتی تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے انتہائی کوشش کروں گا۔ ان تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے مبادلہ مشن سے کام لیا جائیگا۔ عرب لیگ کی کلچرل کمیٹی میں ایک ہندوستانی نمائندہ بھی شرکت کرے گا۔ ڈاکٹر حسین نے یہ بھی بتایا کہ مصر اور ہند کے درمیان تمام تجارتی پابندیاں دور کی جا رہی ہیں۔

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں ایران سے عطیہ

کراچی ۱۸ ؍ مارچ:۔ پاکستان میں پناہ گیروں کی امداد کے لئے ایران سے ابھی تک فیاضانہ عطیے آ رہے ہیں۔ طہران میں پاکستان کے سفارتخانے کی وساطت سے حال میں ۸۳۰۶۵ ا ریال کا چندہ موصول ہوا ہے جو ۹۴۸۵ ا روپیہ ۱۱ ؍ کے برابر ہے۔ اس سے قبل ۲۹۵۴۵٫۵۰ ریال موصول ہوئے تھے۔ جو ۸۔ ۴۶۰۰ روپیہ ۲ ؍ کے برابر ہیں۔ اسطرح ایران سے کل ۴۳۶۰۱۵ ریال موصول ہو چکے ہیں جو ۶۰۲ ۴ ۶ ا روپیہ کے برابر ہیں۔ چندہ دینے والوں کی فہرست میں پاکستان کے باشندے۔ خیراتی ادارے۔ جو خوشحال ایرانی تاجر اور ایرانی کاشتکار شامل ہیں۔

عرب بحیرہ مردار کی مراعات خریدنے کی کوشش میں

لندن ۱۸ ؍ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کے اجلاس میں اس بات پر غور کیا جا رہا ہے۔ کہ عرب بحیرہ مردار کی ابتدائی مراعات کو مسٹر ٹیسٹ لینڈ ایڈورڈ سے خرید لیں۔ یہ مراعات مسٹر ایڈورڈ کے پاس پچھلے ۸۸ سال سے ہیں۔

اس معاملہ پر عرب ممالک مثلاً عراق، شام، لبنان اور سعودی عرب نجی طور پر بھی تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ لیکن زیادہ امکانات اس بات کے ہیں۔ کہ اگر کوئی فیصلہ کیا گیا۔ تو وہ عرب لیگ کی پالیسی کے مطابق ہوگا۔ (اسٹار)

چین کی خانہ جنگی
سرکاری فوجوں کی پیشقدمی

سرکاری فوجوں نے کل لیو جنگ کو فتح کر لیا تھا۔ اس طرح ان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ لیو یانگ سے بھی جو مکڈن سے ۴۰ میل جنوب میں واقع ہے۔ آگے نکل گئی ہیں۔ اور دوسری طرف وہ جنگ جو سے جو شمال کی طرف پی پنگ مکڈن ریلوے پر واقع ہے۔ اور جہاں کمیونسٹ فوجوں نے انہیں ہفتہ بھر سے روک رکھا تھا۔ پیشقدمی کر کے سن لی ٹم تک جو مکڈن کے مغرب میں واقع ہے۔ پہنچ گئی ہیں۔ اسی طرح دوسرے محاذوں پر بھی ان کی پیشقدمی جاری ہے۔

یادگاری ٹکٹوں کا اجراء

کراچی ۱۸ ؍ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ایک برطانوی فرم کو ایک کروڑ ٹکٹ (برائے یادگار) تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ جو امید ہے۔ وسط اپریل میں کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور اواخر اپریل میں چالو ہو جائیں گے۔ یہ ٹکٹ ایک روپیہ۔ تین آنہ ڈھائی آنہ اور ڈیڑھ آنہ قیمت کے ہیں (اپ)

پولیس پر بم پھینکنے کی واردات

حیدر آباد۔ دکن ۱۸ ؍ مارچ آج ایک جم غفیر پر جو کسی مذہبی تہوار کی ادائیگی کے لئے مجتمع تھا۔ ایک دیسی بم پھینکا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک آدمی ہلاک اور ۲۷ آدمی مجروح ہوئے۔ مجروحین میں پولیس کے دو آدمی بھی شامل ہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ بم ایک تین منزلہ عمارت سے پولیس پر پھینکا گیا۔ مگر نشانہ خطا جانے کی وجہ سے یاتری اس کی زد میں آگئے (اپ)

راولپنڈی میں بھیک مانگنے والوں کی کثرت

راولپنڈی ۱۸ ؍ مارچ:۔ پاکستان ٹائمز کا وقائع نگار رقمطراز ہے۔ کہ راولپنڈی میں گذشتہ عشرہ سے فقیروں کی تعداد میں سو فی صدی اضافہ دکھائی دے رہا ہے۔ جو خوراک کی قلت اور بے کاری کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ بھیک مانگنے والوں میں زیادہ تعداد پناہ گزین بچوں اور بوڑھوں کی ہے۔ اس کے علاوہ چوری اور لوٹ گھسوٹ کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مشرقی پنجاب میں کوئی بھیک مانگنے والا نہیں

امرتسر ۱۸ ؍ مارچ۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مغربی پنجاب سے آنیوالے تمام پناہ گزین چھتوں کے نیچے بسیرا کر رہے ہیں۔ اور ایسا ایک بھی پناہ گزین دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ جو پیٹ بھرنے کے لئے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ آپ نے کہا تمام پناہ گزین کسب معاش میں منہمک ہیں۔ اور وہ صاحب ثروت جنہیں گردشِ ایام نے مفلس و قلاش بنا دیا ہے۔ خوانچہ لگا کر بازاروں میں بیٹھنے کو عار نہیں سمجھتے۔

بم گرنے سے کالج کی عمارت کو نقصان

حیدر آباد دکن ۱۸ ؍ مارچ۔ کل شام گورنمنٹ سٹی کالج کی عمارت پر ایک دیسی بم پھینکا گیا۔ جس کی وجہ سے اس کی ایک دیوار میں دراڑ پڑ گئی پولیس محو تفتیش ہے۔ (اپ)

یونان کے باغی اشتراکیوں کی گرفتاری

ایتھنز ۱۷ ؍ مارچ پولیس نے ۴۱ ممتاز اشتراکیوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ موٹر بوٹ کی مدد سے اطالیہ بھاگ جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ ان کا ارادہ یوگوسلاویہ جا کر باغیوں سے مل جانے کا تھا۔ (سٹار)

وائینا میں مردوں کا اغوا

لندن ۱۸ ؍ مارچ:۔ وائینا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں کے شہریوں کو روزانہ اغوا ہو جانے اور پھر واپس نہ آنے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ممتاز آسٹروی باشندوں اور غیر ملکیوں کے اغوا کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

انجنیئرنگ سروس کے ملازمین ہڑتال کرینگے

راولپنڈی ۱۸ ؍ مارچ پاکستان ملٹری انجنیئرنگ سروس ورکرز یونین کی سنٹرل اگزیکٹو کمیٹی نے عام ہڑتال کرنے کے متعلق جملہ ممبران سے ووٹ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس غرض کے لئے ایک نمائندہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک ووٹ لینے کا انتظام مکمل کریگی۔ (اپ)

ڈاکٹر رابندرا ناتھ کے کلام کو سینما کے ریکارڈ میں بھر لیا گیا

کلکتہ ۱۸ ؍ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی بنگال کے محکمہ پولیس کی تحریک پر ہندوستانی حکومت نے ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کے مسودات کو جن میں آپ کی وہ مشہور نظمیں بھی شامل ہیں۔ کہ جن پر آپ کو نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ سینما ریکارڈ میں بھر لیا ہے۔ حال ہی میں جبکہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کلکتہ گئے۔ تو ایک گروپ نے مل کر آپ کو سنایا۔ (اپ)

لارڈ مونٹ بیٹن کا جانشین

لندن ۱۸ مارچ۔ یہاں جو مبصر ہند میں آئینی تبدیلیوں کا بہت دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور گورنر جنرل کے جانشین کے سوال پر قیاس آرائی کر رہے ہیں۔ وہ اس عہدہ کے لئے مسٹر سی راجگوپال آچاریہ کو موزوں امیدوار تصور کر رہے ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ صرف وہی لارڈ مونٹ بیٹن کی روانگی اور نئے آئین کے نفاذ کے درمیان عبوری دور کے لئے اس عہدہ کے واسطے موزوں آدمی ہیں (اسٹار)

چیکوسلواکیہ کے حالیہ واقعات میں روس کا ہاتھ ہے
سلامتی کونسل اس الزام کی چھان بین کریگی

لیک سیکس ۱۸ مارچ۔ سلامتی کونسل نے چیکوسلواکیہ کے معاملہ کو رائے شماری کے بعد ایجنڈے میں شامل کر لیا ہے روس اور یوکرین کے علاوہ باقی تمام ممبران نے اس کے حق میں ووٹ دئے۔ یعنی ۹ ووٹ اس کے حق میں پڑے۔ اور دو خلاف۔ فیصلے سے قبل اس موضوع پر گرماگرم بحث ہوئی۔ روسی نمائندے نے بحث کے دوران میں امریکہ پر الزام لگایا۔ کہ وہ جنگ کی آگ بھڑکانے پر تلا ہوا ہے۔ چلی کا ذکر کرتے ہوئے روسی نمائندے نے کہا۔ کہ وہ بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے اور چیکوسلواکیہ کے حالات کا روس کو ذمہ وار ٹھہرانے میں وہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ امریکہ وغیرہ کے اشارہ پر کام کر رہا ہے۔ بحث کے دوران میں تلخی اس قدر بڑھ گئی۔ کہ صدر کو توجہ دلانی پڑی۔ کہ ممبران کو بدزبانی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

بیت المقدس میں ۱۵ مئی کے بعد جنگ کا امکان

بیت المقدس ۱۸ مارچ۔ یہاں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ ۱۵ مئی کو برطانیہ کا انخلا ہوتے ہی بیت المقدس کے مرکز میں واقع چند عمارتوں کے واسطے عربوں اور یہودیوں کے درمیان زبردست جنگ ہوگی۔ اسوقت ان عمارتوں میں سے اکثر پر برطانیہ کا قبضہ ہے۔ اور وہ شہر کیلئے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ جس فریق کا ان عمارتوں پر قبضہ ہوگا۔ اس کا بیت المقدس پر قبضہ ہوگا۔ خیال ہے۔ کہ عربوں اور یہودیوں دونوں نے ان پر قبضہ کرنیکی اسکیمیں تیار کر لی ہیں (اسٹار)

تاوان جنگ میں پاکستان کا حصہ

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ تعلیمی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ جرمنی سے وصول شدہ تاوان جنگ میں سے ہند اور پاکستان کو الگ الگ حصہ دیا جائے گا۔ اور اس کا تناسب ۸۲٫۵ کے مقابلہ میں ۱۷٫۵ ہوگا۔ جرمنی سے تاوان جنگ حاصل کرنے کے متعلق ۱۹۴۶ء میں پیرس کے مقام پر جس معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے اس کی رو سے غیر منقسم ہندوستان کو کل تاوان جنگ کا دو فیصدی ملنا تھا۔ برسلز میں اتحادی تاوان جنگ کی ایجنسی کے اس وقت ۱۹ غیر ممالک ممبر ہیں۔ جن میں ہند اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ (اسٹار)

شیخ عبداللہ نے حلف اٹھا لیا

جموں ۱۸ مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کل صبح شیخ محمد عبداللہ نے چیف جسٹس جے۔ این وانچو کے سامنے پہلے ہر دلعزیز وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اس تقریب میں بخشی غلام محمد، مرزا محمد افضل بیگ، سردار بدھ سنگھ کرنل بلدیو سنگھ پٹھانیہ کے علاوہ ریاست کے بہت سے شہری اور فوجی افسروں نے شرکت کی۔ شہر کی مقتدر شخصیتیں بھی موجود تھیں۔ (اے پ)

برطانیہ اور شرق اردن میں معاہدہ

لندن ۱۸۔ مارچ برطانیہ اور شرق اردن میں امداد باہمی کا فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔ آج اس کی شرائط شائع کر دی گئی ہیں۔ (رائٹر)

مشرقی پنجاب کا دارالسلطنت

شملہ ۱۸ مارچ۔ مشرقی پنجاب کے وزیر داخلہ سردار سورن سنگھ نے اسمبلی میں بیان کیا کہ مشرقی پنجاب کے نئے دارالسلطنت کے مقام کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ مقام کی تعیین معمولی کام نہ تھا۔ حکومت کو اس مقصد کے لئے بہت سی معلومات فراہم کرنا پڑیں۔ اور اب عنقریب ہی خانماں برباد لوگوں کا ایک شہر نئی طرز پر تعمیر کیا جائے گا۔ آپ نے شملہ ہائی کورٹ کے ججوں کے متعلق اعلان کیا۔ کہ انہیں بہت جلد اپنی عدالتیں کسی دوسری جگہ پر منتقل کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (اے پ)

دونوں حکومتیں خوشگوار تعلقات کی خواہشمند ہیں
روزانہ "ڈان" کا اداریہ

کراچی ۱۸ مارچ۔ پاکستان اور ہندوستان کے وزراء پناہ گزینان کی مشترکہ کانفرنس کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے "ڈان" کراچی نے امروزہ اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ اس فیصلہ کو تمام صیغوں میں خیر مقدم کیا جائے گا۔ کیونکہ ان سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ دونوں حکومتوں میں اتحاد پیدا کرنے اور امداد باہمی سے ان مشکلات کو جو پناہ گزینوں کے لئے مضرت رساں ہیں دور کرنیکی خواہش پائی جاتی ہے۔ قیدیوں کے تبادلہ کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ قانونی موشگافیوں نے اس وقت تک اس کام کو روکے رکھا ہے۔ اب حکومت پاکستان نے اس کام کو نہایت سرگرمی سے سرانجام دینے کا جو آرڈیننس پاس کیا ہے۔ وہ عین تقاضا وقت تھا۔ آخر میں لکھا ہے۔ کہ محکمہ امداد باہمی کے فنڈ کا تبادلہ جائیداد اور کفالتوں وغیرہ کا انتقال پناہ گزینوں کی جائز ضرورتوں کی تکمیل کے لئے بہت ہی سودمند اور قابل تعریف اقدام ہے۔ (اے پ)

بلاٹکٹ سفر کرنیوالوں کو جرمانہ

لاہور ۱۸ مارچ۔ بلاٹکٹ سفر کرنے کی روک تھام کے سلسلہ میں خلیفہ محمد شریف سپیشل انسپکٹر نے لاہور اسٹیشن پر ایک پڑتال کے دوران میں ۳۸۵۔ اشخاص کو گرفتار کیا۔ سپیشل ریلوے مجسٹریٹ مسٹر رابن قریشی نے ۳۲۸۸/- روپے جرمانہ کیا۔ اور ہر شخص کو قید کی سزا دی۔ (اے پ)

سیلاب اور ژالہ باری سے فصلوں کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچا

لاہور ۱۸ مارچ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی خریف کی فصلوں کو حالیہ سیلاب اور ژالہ باری سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا پہنچنے کا خوف تھا۔ سب سے زیادہ سیلاب راوی اور جہلم میں آیا۔ ان کے کناروں کے کھیت پانی میں ڈوب گئے مگر بہت جگہ فصلوں کے خوشے پانی سے اونچے رہے اور اس طرح یہ فصلیں تباہ ہونے سے بچ رہیں۔

کان میں گیس کا زبردست دھماکہ

روم ۱۸ مارچ یوگوسلاویہ کی کانوں میں گیس کا ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے تین سو کان کن ہلاک اور بے شمار مجروح ہوئے۔ (رائٹر)

میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کے عہدوں و تنخواہوں میں اضافہ

لاہور ۱۸ مارچ شیخ کرامت علی وزیر تعلیم وصحت عامہ نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان کیا۔ کہ تقسیم ملک کے بعد پناہ گیروں کی آمد سے پیدا شدہ صورت حالات کا جس تندہی کے ساتھ پنجاب سبارڈینیٹ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین نے مقابلہ کیا ہے اس کے صلے میں حکومت مغربی پنجاب نے ان کے عہدوں میں ترقی کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اب سے سب اسسٹنٹ سرجن کو اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر کا عہدہ دیا جائے گا۔ ان کی شرح تنخواہ ۵۰-۱۰-۳۰ کی بجائے ۸۰-۴-۱۰۰/۵-۱۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ بھی فیصلہ ہوا۔ کہ پی سی ایم ایس کی جملہ خالی آسامیوں میں سے ۲۵ فیصدی پنجاب سبارڈینیٹ میڈیکل سروس میں سے ترقی دیکر پر کیا جایا کریگا۔ اس کا ایک یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ میڈیکل امداد کا معیار بھی بلند ہو جائیگا۔ اور ملازمین زیادہ تندہی کے ساتھ طبی خدمات سرانجام دینگے۔ وزیر تعلیم نے بیان کیا۔ کہ مغربی پنجاب پاکستان کا پہلا صوبہ ہے جس نے یہ حق و صداقت پر مبنی قدم اٹھایا ہے۔ (اورینٹ)

---

* روسی نمائندے مسٹر گرومیکو نے پلٹ کر جواب دیا میں چین یا کولمبیا سے زبان دانی کا سبق لینے کے لئے یہاں نہیں آیا ہوں۔ اور نہ ہی میں چلی کی طرف سے پیش کردہ تجویز کو اچھے الفاظ سے یاد کرنے کیلئے تیار ہوں روسی نمائندے نے مجوزہ چھان بین اور تحقیق کو روس کے اندرونی معاملات میں مداخلت پر محمول کیا برطانوی نمائندے نے چلی کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ اندرونی معاملات میں ناجائز دباؤ ڈال کر دخل دیا ہے اور طاقت کے استعمال کی دھمکی ہے الزام بہت سنگین ہے۔ اور اس کی چھان بین نہایت ضروری ہے۔ (رائٹر)

وزیر شیخ عبداللہ الفضل اور یمن کے نمائندے علی المعاعید شرکت کر رہے ہیں۔ اس اجلاس میں فلسطین کی صورت حالات پر غور کیا جائیگا اسکے علاوہ فلسطین کے متعلق امریکہ کی نئی تحریک کے متعلق بھی تبادلہ خیالات ہوگا۔ (اسٹار)

صیہونی منصوبوں کو خاک میں ملا دیا جائیگا

لاہور ۱۸ مارچ۔ کل شام کابل میں شرق یردن کے وزیر محمد پاشا شوریکی نے فلسطین کے متعلق ایک مختصر بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ فلسطین ہمیشہ سے عرب ملک تھا۔ اور عرب بلاک سے کسی وقت بھی الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ وہاں سے ایسے مقدس مقامات ہیں۔ کہ ان کو دوسرے کے قبضہ میں نہیں دیا جا سکتا۔ صلیبی جنگوں کے دوران میں دشمنان اسلام نے اس مقدس سرزمین پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ ناکام رہے۔ اور اس طرح ان کو یقین ہے۔ کہ تمام اسلامی دنیا یہودیوں کی موجودہ منصوبہ بندیوں کو ختم کر دیگی۔

خطوط اور پیکٹوں کے نرخوں میں اضافہ

کراچی ۱۸ مارچ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ وزارت مواصلات نے خطوط ٹکٹوں پارسلوں کے نرخوں میں حسب ذیل شرح سے اضافہ کیا ہے۔ جو کیم اپریل ۱۹۴۸ء سے نافذ العمل ہوگا۔ پاکستان میں پاکستان کے باہر ہندوستان سیلون۔ عدن۔ نیپال اور پرتگیزی ہند کو بھیجے جانیوالے پوسٹ کارڈ کی قیمت ۶ پائی کی بجائے ۹ پائی اور جوابی کارڈ کی دگنی کر دی گئی ہے۔ پیکٹوں کی شرح (جن میں کتب۔ نمونے اور سانچے وغیرہ ہوں) پہلے پانچ تولوں کے لئے ایک آنہ اور پھر ہر ۲½ تولہ کی زیادتی کے لئے نصف آنہ مقرر کی گئی ہے۔

پاکستان کے لئے برطانوی کوئلہ

لندن ۱۸ مارچ کل ریلوں جہاز پر ۸۵۰۰ ٹن کوئلہ لادا گیا ہے۔ یہ جنگ کے بعد برطانیہ سے پاکستان کو کوئلہ بھیجا جانے کی پہلی مقدار ہے۔ امید ہے۔ کہ اس کے بعد جلدی ہی اور مقدار کوئلہ پاکستان بھیجا جائیگا

عرب لیگ کمیٹی کا اہم ترین اجلاس

بیروت ۱۸ مارچ۔ عرب لیگ کی پولٹیکل کمیٹی نے گذشتہ رات لبنان کے دفتر خارجہ میں اپنا اجلاس شروع کیا ہے۔ اس اجلاس کو بے انتہا اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس اجلاس میں یوروشلم کے مفتی اعظم عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا مصر کے وزیر خارجہ احمد خشب پاشا۔ شام کے وزیر اعظم جمیل مردام بے۔ فلسطین عرب ہائی ایگزیکٹو کے اسماعیل الغوری۔ عرب ہائی ایگزیکٹو کے ڈپٹی چیرمین جمال حسینی۔ مصر میں سعودی عرب کے